51

تعمیرِ مستقبل کے لیے منظر فہمی

طویل المیعاد کاموں کا تقاضا ہوتا ہے کہ مستقبل میں دُور تک جھانکا جائے' بدلتے ہوئے حالات کے حتمی رخ کا تعین کیا جائے۔ قابلِ گرفت کو ناقابلِ گرفت سے' معلوم کو نامعلوم سے' غیر یقینی کو یقینی سے' مسائل کو مواقع سے' خوبیوں کو کمزوریوں سے اس طرح چھانٹا جائے کہ منزل تک رسائی آسان ہو جائے اور مقاصد کی تکمیل ممکن ہو۔

۱- یہ عمل آزادانہ گفتگو' بلاتکلف نقد و نظر' تعمیری سوچ اور مقصدی فکر کے زینے پر آگے بڑھتا ہے۔

۲- ہدف یہ اندازہ کرنا ہوتا ہے کہ ۱۰' ۲۰' ۵۰' ۱۰۰ سال میں کیا ہوگا؟ کیوں ہوگا؟ کیسے ہوگا؟

۳- وسعتِ فکر کا اہتمام افراد کے تنوع سے ممکن ہوسکتا ہے۔ مختلف سوچ اور پس منظر کے حامل افراد کا شامل ہونا' جو اندر اور باہر دونوں طرف سے ہوں' مفید ہوتا ہے۔ سوچ کے کسی نئے زاویے (break through thinking) تک پہنچا جاسکتا ہے۔

۴- سیکھنے اور سکھانے کے طرز پر خیالات کا تبادلہ ہونا چاہیے۔ سابقہ فیصلوں کے نتائج آج کے فیصلوں کے نتائج معلوم کرنے میں مددگار ہوسکتے ہیں۔

۴- ہر منظر کا ایک تناظر (perspective) ہوتا ہے۔ اس فریم کو تبدیل کیا جائے تو منظر کی نوعیت بھی تبدیل ہو جاتی ہے۔ لہٰذا ایک منظر کو کئی حوالوں سے دیکھنا ضروری ہوتا ہے۔

۵- ہر منظر کی بنیاد میں ایک خاکہ (plot) ہوتا ہے۔ واقعات/ کردار/ عمل اور ردعمل کے تسلسل کا تعین ایک کہانی کی طرح کرنا ہوتا ہے۔

۶- ہر خاکے کا سرا کسی ایک ایشو/ ایک مسئلہ/ ایک فرد/ ایک فیصلہ/ ایک عمل سے بالآخر جوڑنا پڑتا ہے۔ یہ فطری اصول ہے کہ ایک درخت کے پیچھے ایک بیج ہوتا ہے' ایک تحریک کے پیچھے ایک فیصلہ ہوتا ہے۔

۷- ہر منظر کی دلیل پر غور بھی ضروری ہوتا ہے۔ یعنی' کیا بڑے دلائل ہیں۔ منظر بندی کی منطق (scenario logic) کے نتیجے میں منظر قائم ہوتا ہے۔

۸- ہر منظر میں مثبت اور منفی قوتوں کی اور ان کے اثرات کے حدود کا تعین کیا جائے۔ ہر قوت کی اہمیت اور ترجیحات' مفادات اور خدشات کے زاویے کا' جو اس کو متحرک کرتا ہے' اندازہ لگایا جائے۔

۹- ممکنہ مناظر کی کئی اقسام بنانا چاہییں پھر اس کو دو تین صورتوں میں سمیٹنا چاہیے۔

۱۰- مستقبل بینی کا یہ عمل مستقل صورت میں فیصلہ سازی کے عمل میں موجود رہنا چاہیے' لیکن وقفوں سے خصوصی توجہ کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔

سنابل العلم